بکار گذری ہے!" کے مصداق عمر کے بہتر اور بیشتر حصے کے دوران جسم و جان کی بہتر اور بیشتر توانائیاں نویدِ نبویؐ: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ" کے مطابق بہترین کام میں صرف ہوئی ہیں۔ گویا ؎ "شکر صد شکر کہ جمازہ بمنزل رسید!" ـــــ اس کے ساتھ ہی دل میں اس امید کا چراغ بھی روشن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی توفیق عطا فرمائی تو لغزشوں، خطاؤں اور کوتاہیوں سے درگذر فرماتے ہوئے شرفِ قبول بھی ضرور عطا فرمائے گا۔ اور عجیب نویدِ جانفزا کا معاملہ ہے کہ جیسے ہی یہ الفاظ نوکِ قلم سے صفحۂ قرطاس پر مرتسم ہوئے ایک جانب دل کی گہرائیوں سے حدیثِ قدسی کے الفاظ طلوع ہوئے کہ "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ!" اور دوسری جانب ذہن میں کسی شاعر کا مصرعہ اُبھرا ؎ "وَاَرْجُوْهُ رَجَآءً لَا یَخِیْبُ!" ـــــ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیعُ العلیم وتُب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم آمین یا ربّ العٰلمین!!

دعوتِ رجوع اِلَی القرآن کے اہم سنگ ہائے میل

اوپر جو تفاصیل بیان کی گئی ہیں اُن کی رُو سے دعوت و تحریکِ قرآنی کا یہ ساڑھے تئیس سالہ سفر پانچ ادوار میں منقسم قرار پاتا ہے ـــــ لیکن اس کے اہم سنگ ہائے میل کی نشاندہی کے لئے اسے دو بڑے بڑے حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ـــــ یعنی پہلا اواخر ۶۵ء میں میری انفرادی مساعی کے آغاز سے مارچ ۷۲ء میں انجمن خدّام القرآن کی تاسیس تک، گویا ساڑھے چھ سال پر محیط، ـــــ اور دوسرا قیامِ انجمن کے بعد سے آج تک کے سترہ سالوں پر مشتمل، (اگرچہ گذشتہ دو سالوں کے دوران اصولی اعتبار سے ایک تیسرے دَور کی داغ بیل پڑ چکی ہے، جس کا ذکر بعد میں آئے گا!)۔

ان میں سے پہلا دور طوالت میں بھی کم تھا، اور اس کے دوران صرف ایک حقیر و بے بضاعت فردِ واحد اپنی سی کوشش کر رہا تھا، جبکہ دُوسرا دور طویل تر بھی ہے اور اس